وہی لے ثواب الٹا

شریف اللہ شاہد

دنیا کے اندر جتنی بھی اقوام رہتی
تمام اپنے اپنے شعور کے مطابق کوئی نہ کوئی
ر مناتی ہیں۔ مسلمان بھی مذہبی طور پر
الفطر اور عید الاضحیٰ مناتے ہیں۔ مذہبی تہوار
ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ ہوا کرتے
۔ اب جبکہ عید قربان کی آمد آمد ہے
ں مسلمان
ں جانوروں کو
کے حضور نذرانہ
ت پیش کرنے
تیار کر رہے ہیں
نت ابراہیمی کی
ں میں اپنی اپنی
کے مطابق حصہ
رہے ہیں۔
ب معلوم ہوتا
۔ اس چیز کی
ن تک رسائی حاصل کی جائے کہ کروڑوں
ل کی جان جائے اور عید کوئی اور منائے؟
ئی اور دے اور تمغہ تہنیت کسی کو ملے' نکا
ی کی ہو اور قصیدے کسی اور کے پڑھے
۔ گوشت کسی کا تقسیم ہو اور سخی کوئی بنے

غرض ذبح کوئی اور ہو اور ثواب سے ہم
مسلمان حاصل کریں۔ بقول شاعر

یہ عجب رسم دیکھی ہے بروز عید قربان
وہی ذبح بھی کرے وہی لے ثواب الٹا

قارئین! قربانی اصل میں اللہ تعالیٰ
کے حضور قرب کا راستہ تلاش کرنے کا نام ہے۔

> **اصل میں قربانی کے مفہوم میں صرف یہ بات نہیں کہ جانوروں کی قربانی ہو۔ بلکہ یہ تو اس بات کی یاددہانی ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد انسان کو مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس رستے میں ایک الم کے بعد دوسرا الم اور آزمائش کے بعد دوسری آزمائش' ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت آتی ہے۔ بحیثیت مسلمان کے ان تمام آزمائشوں میں سرخرو ہونے کیلئے اپنی جان' مال' وقت کی قربانی کی ضرورت پڑے گی اور ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمہ وقت اپنا سب کچھ پیش کرنے کے واسطے مستعد رہنا پڑے گا۔**

آدمی اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوئی جن جن چیزوں سے
فائدہ اٹھاتا ہے ان میں سے ہر ایک کی قربانی اس
کو راہ خدا میں کرنی چاہئے۔ نہ صرف شکر نعمت
کیلئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی برتری کو تسلیم کرنے کیلئے'
تاکہ آدمی کا دل اور عمل بھی اس چیز کا اظہار

کرے کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور
اسی کا ہے۔ ایمان اور اسلام نفس کی قربانی ہے۔
نماز اور روزہ جسم کی قربانی' زکوٰۃ ان اموال کی
قربانی جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مختلف شکلوں میں
عطا کئے ہیں۔ جہاد' وقت اور ذہنی و جسمانی
صلاحیتوں کی قربانی ہے۔ اسی طرح جانوروں کی
قربانی ہم پر ... کی
تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی
اس عظیم ... نعمت
پر اس کا شکر ... ادا
کریں اور اس کی بڑائی
اور عظمت کا اقرار
کریں کہ اس نے اپنے
پیدا کئے ہوئے بکثرت
جانوروں کو ہمارے
لئے مطیع کر دیا ہے جن
سے کھیتی باڑی اور
بار برداری کی خدمت لیتے ہیں۔ اسی لئے تو جب
مسلمان قربانی ذبح کرتا ہے تو اس چیز کا اقرار کرتا
ہے کہ "اللھم منک ولک" کہ اے
ہمارے پروردگار! ہمیں اس چیز کا اعتراف ہے
کہ یہ ساری کائنات اور مخلوق تیری ہی ملکیت

ہے اور تیرے ہی مالکانہ حقوق ان پر ہیں۔

قربانی اور تقویٰ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ولکل امة جعلنا منسکا۔

ترجمہ:- ہم نے ہر امت کیلئے قربانی کو مقرر کیا ہے۔"

اسی لحاظ سے امت محمدیہ ﷺ کی قربانی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس چیز کی وضاحت کر دی کہ کفار مکہ کی طرح قربانیوں کا گوشت کعبہ کو لگا کر یہ تصور نہیں کرنا چاہئے کہ اگر ہم بھی عمدہ اور قیمتی جانور ذبح کر رہے ہیں تو قربانی کا حق ادا ہو گیا بلکہ اللھت عالیٰ تو تمام عبادات کی طرح قربانی میں بھی دل کی طہارت اور نیت کی صفائی دیکھنا چاہتے ہیں۔ وگرنہ قربانی کا گوشت ہمارے چار دن کی عمدہ غذا بن جاتا ہے۔ اور ان کا خون گلیوں اور بازاروں میں بہا دیا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف خالق کائنات نے اشارہ فرمایا کہ:

لن ینال الله لحومها ولا دمائها ولکن یناله التقوی منکم۔

ترجمہ:- اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا گوشت اور نہ خون بلکہ اسکو تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

اسی چیز کی طرف رہبر کائنات ' فخر موجودات ﷺ نے بھی اشارہ کیا ہے کہ:

"ان الله لا ینظر الی صورکم ولا الی الوانکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔"

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور رنگوں کی جانب التفات نہیں کرتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

اس بات سے پتہ چلا کہ قربانی ایک نیاز مند کا اپنی سرکار کے حضور ہدیہ مودت اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی ایک بے چین کوشش ہے۔ گوشت پوست کے ان خواروں کا رخ خدا کی طرف نہیں کیونکہ وہ ان کا طلبگار نہیں بلکہ اس کی نگاہ تو ان دھڑکنوں پر ہے جو اس قربانی کے پس پردہ کار فرما ہیں اور اس زندگی پر کہ جس کشت اور کھیت کا حاصل یہ قربانی ہے۔

قربانی سنت ابراہیمی

جانوروں کا خون بہا کر اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے سعادت مند بیٹے نے سرانجام دیا تھا۔ وہ قربانی بھی دراصل گوشت اور خون کی قربانی نہیں تھی بلکہ روح اور دل کی قربانی تھی۔ یہ ماسوا اللہ کے غیر کی محبت کی قربانی خدا کی راہ میں تھی۔ یہ باپ کا اپنے اکلوتے بیٹے کے خون سے زمین کو رنگین کر دینا تھا بلکہ خدا کے سامنے اپنے تمام جذبات اور خواہشات' تمناؤں اور آرزوؤں کی قربانی تھی۔ یہ تسلیم و رضا اور صبر و شکر کا وہ بے مثال منظر تھا کہ جس کے بغیر دنیا کی پیشوائی اور آخرت میں عزت و شرف کا حصول ناممکن تھا۔

قرآن مجید نے جہاں بھی قربانی کا ذکر کیا ہے وہاں ان کے کچھ مقاصد بھی بتلائے ہیں جن میں تقویٰ کے ساتھ ساتھ اللہ کے نام کی بڑائی بھی ہے۔

ولتکبروا الله علی ما هداکم۔

کہ انسان اس ذات کی بڑائی کا اعلان کرے جس نے اس کو قربانی کرنے اور دوسرے تمام قرب الٰہی کے حصول کے طریقوں پر عمل کرنے کی ہدایت بخشی۔

اصل میں قربانی کے مفہوم میں صرف یہ بات نہیں کہ جانوروں کی قربانی بلکہ یہ تو اس بات کی یاددہانی ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد انسان کو مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس رستے میں ایک الم کے بعد دوسرا الم اور آزمائش کے بعد دوسری آزمائش' ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت آتی ہے۔ بحیثیت مسلمان کے ان تمام آزمائشوں میں سرخرو ہونے کے لئے اپنی جان' مال کی قربانی کی ضرورت پڑے گی اور ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہر وقت اپنا سب پیش کرنے کے واسطے مستعد رہنا چاہئے اس لئے کہ جب اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان تمام آزمائشوں میں ڈالنے کا کہا تو انہوں نے فوراً سر تسلیم خم کر دیا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔

ترجمہ:- جب اسکو کہا گیا کہ مطیع و فرمانبردار ہو جا تو اس نے فوراً کہا کہ اب جو بھی دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا خواہاں ہے تو اسکو قربانی و ایثار اور محنت و مشقت سے کام لینا پڑے گا۔

بقول شاعر:

چلتا رہے جو آبلہ پائی کے باوجود
منزل کا مستحق وہی صحرا نورد ہے

قربانی کا سب سے بڑا سبق تو وہ دیتا ہے کہ اے انسان تو نے مجھ کو چند دن کھلایا۔ میری نگہداشت کی اور جب تو نے اس کا صلہ مجھ سے مانگا تو میں نے اپنی سب سے قیمتی جان تیرے قدموں تلے ڈال دی ہے اور تو اس خالق کا برسوں سے کھا رہا ہے۔ جس نے اس وقت تیری غذا کا سامان پیدا کیا۔ جب تجھے کچھ بھی نہ تھا پھر اس نے تیرے ...

بقیہ صفحہ نمبر